تعارف: حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کا وطن مالوف مشرقی پنجاب کا مشہور شہر لدھیانہ ہے۔ لدھیانہ علم و فضل کے اعتبار سے برصغیر کے شہروں میں ایک تاریخی حیثیت کا حامل رہے۔ اس سرزمین کو بڑے بڑے جبال علم اور اولیاء کرامؒ کی جائے پیدائش ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مفتی رشید احمدؒ علماءِ لدھیانہ کے مشہور خاندان سے ہیں جو علم و فضل، ذہانت و، تقویٰ، احوال باطنہ، کشف کرامات، شجاعت، حق گوئی، بیباکی، جسمانی قوّت اور انگریزوں سے جہاد میں بہت نمایاں کارناموں کی وجہ سے غیر معمولی شہرت رکھتا ہے۔

آپ کے والد ماجد حضرت محمد سلیمؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی صحبتوں سے منجھے ہوئے اور ایک مشہور خواب کی وجہ سے "بزم اشرف" میں صاحب الرؤیا کے لقب سے معروف تھے۔ آپ بسلسلہ زمینداری لدھیانہ سے ضلع فیصل آباد اور پھر وہاں سے ضلع ملتان تحصیل خانیوال تشریف لائے۔ یہاں ایک نو آباد گاؤں چک نمبر 101، 15، ایل میں رہائش اختیار فرمائی، اور اپنے شیخ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے نام نامی سے اس گاؤں کا نام "کوٹ اشرف" رکھا۔[1]

ولادت باسعادت: مولانا اشرف علی تھانویؒ کے نام سے موسوم اس مبارک بستی کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف مزید عطا فرمایا کہ "مفتی رشید احمد لدھیانویؒ" نے یوم الثلثاء (بروز سہ شنبہ) 3 صفر 1341ھ بمطابق 26 ستمبر 1922ء کو اپنے وجود مسعود سے اس بستی کو رونق بخشی۔ حضرت مولانا گنگوھیؒ کے نامِ نامی سے اسم گرامی حصولِ برکت کے لیے "رشید احمد" تجویز ہوا۔ "سعود اختر" کے نام نامی سے آپ کی تاریخ پیدائش 1341ھ نکلتی ہے۔ اس تاریخی نام کی آپ نے خود پندرہ سال کی عمر میں تخریج فرمائی تھی۔ آپ کی سب سے پہلی تصنیف "تسہیل المیراث" میں اس نام کا ذکر ہے۔[2]

زمانہ طفولیت: بچپن ہی سے والدین کو آپ سے غیر معمولی محبت تھی۔ اور آپ پر انتہائی شفقت فرماتے تھے۔ جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ سے دو چھوٹے بہن بھائی خرد سالی میں ہی انتقال کر گئے تھے۔ اس والدین اور سب بہن بھائی آپ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ گھر اور گاؤں کے سب لوگ آپ سے لاڈ پیار کرتے۔ گاؤں کی لڑکیاں اور عورتیں چونکہ حضرت والدہ محترمہ کی علوم دینیہ میں شاگرد تھیں، اس لیے وہ سب آپ سے پیار کرتیں اور آپ کو اپنے گھر لے جایا کرتیں اسی محبّت و شفقت کا یہ اثر تھا کہ کبھی آپ تھوڑی دیر کے لیے اپنے کسی بھائی کے ساتھ مزروعہ زمینوں پر چلے جاتے تو والدین کو یاد کر کے اداس ہو جاتے۔ مفتی رشید احمدؒ کے بچپن میں آپ کی اور آپ کے والدین کی محبّت جن لوگوں نے دیکھی تھی اس کی شاید ہی کہیں نظیر ملے۔ والدین کے ساتھ آپ کی غیر معمولی محبّت اور الفت کا اثر منعمان مجازی سے منعم حقیقی کی طرف منعطف ہو کر محبّت اور معرفت الٰہیہ کی صورت میں جلوہ ہو گیا تھا۔[3]

بقولِ امام شافعیؒ! اِنَّ المُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ ۔ "یقیناً محب اپنے محبوب کا مطیع/فرمانبردار ہوتا ہے"۔[4]

تعلیم و تربیت: ایک وہ زمانہ تھا کہ جب بچہ ذرا بولنے لگتا تو اسے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام، کلمہ طیّبہ اور کلمہ شہادت سکھایا جاتا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کی رسالت، دین کی موٹی موٹی باتیں اور ارکان اسلام بتائے جاتے تھے۔ اور ایک آج کا زمانہ ہے بچہ سب سے پہلے گالی دینا سیکھتا ہے اور جب وہ توتلی زبان سے گالی دیتا ہے تو ماں باپ خوش ہوتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کے سامنے بچے کی تعریف کی جاتی ہے کہ ماشاءاللہ کتنا ذہین ہے اور کیسے موقع سے گالی دیتا ہے۔ کیونکہ جو نقشِ اوّلین سادہ ذہنوں پر مرتسم ہو جاتے ہیں وہ ساری زندگی قائم رہتے ہیں۔ بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اتنے گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں، کہ ان کا محو ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اِلّا ماشاءاللہ!

حضرت مفتی صاحبؒ کو جو باتیں سکھائی گئی ملاحظہ ہو: 1۔ آپ کس کے بندے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے 2۔ آپ کس کی امّت سے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کے 3۔ آپ کس کی ملت سے ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ کے 4۔ آپ کا دین کیا ہے؟ اسلام

یہی وہ سوال ہے کہ انسان کو مرنے کے بعد سب سے پہلے جواب دینا ہوگا، اور ان جوابوں کے صحیح یا غلط ہونے ہی سے فیصلہ ہو جائے گا۔ بچپن کی اسی تعلیم کا اثر تھا کہ آپؒ زندگی کے ہر معاملہ میں انہی سوالات کو مدِّ نظر رکھ کر فیصلہ فرماتے تھے۔[5]

ابتدائی تعلیم:۔

پرائمری کی تعلیم:۔ 1348ھ سے 1352ھ تک سرکاری پرائمری اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ خداداد ذہانت کی وجہ سے ہمیشہ اپنی جماعت میں ممتاز رہے۔[6]

فارسی کی ابتداء:۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے بڑے بھائی مولانا خلیل احمدؒ اور مولانا محمد جمیل احمدؒ پہلے ہی سے ملتان کے قریب گھوٹا شریف میں تحصیلِ علومِ اسلامیہ کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ آپ کی عمر تقریباً بارہ سال ہو گی، یعنی 1335 ھجری میں مولانا جمیل احمد چھٹی پر گھر آئے۔ جب وہ واپس جانے لگے تو والد صاحب نے آپ کو بھی ان کے ساتھ گھوٹا شریف روانہ کیا۔ گھوٹا شریف پہنچ کر آپ نے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ قیام کیا اور مولانا خلیل احمدؒ سے فارسی کی ابتدائی کتابیں، قواعد فارسی، فارسی کی پہلی کتاب، کریما، نام حق، پند نامہ

وغیرہ کتابیں پڑھیں۔[7]

عربی کی ابتداء:۔ خانیوال کے قریب جہانگیر آباد نام کا ایک قصبہ ہے۔ جو وٹّووالا کے نام سے مشہور ہے۔ شوال 1353ھ میں آپ اپنے بڑے بھائیوں کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے۔ اسی سال آپ نے اپنے بھائی مولانا محمد خلیل سے گلستان اور بوستان پڑھی ہیں۔ اور مولانا سلطان محمود سے عربی صرف ونحو سے میزان الصرف، منشعب، قانونچہ کھیوالی (پنجابی) اور نحو میر وغیرہ پڑھیں۔[8]

درس نظامی کا دوسرا سال 54، 55ھ آپ نے گھکڑ ضلع گجرانوالہ میں گزارا۔ یہاں آپ کے بڑے بہنوئی مولانا محمود صاحب مدرّس تھے۔ 1355ھ میں مولانا محمود گکھڑ سے بسلسلہ تدریس جھنگ شہر منتقل ہوگئے۔ آپؒ نے تیسرے اور چھوتے سال کی تعلیم وہی جھنگ میں مولانا محمود صاحب سے حاصل کی۔ ان تین سالوں میں آپؒ نے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھیں۔ علم الصیغہ، فصول اکبری، ہدایۃ النحو، کافیہ، شرح جامی، نورالایضاح، قدوری، شرحِ نقایہ اوّلین، رسالہ اصول فقہ، اصول شاشی، نورالانوار، عربی کی پہلی کتاب، عربی کی دوسری کتاب، نفحۃ الیمن، انشاءِ عربی، تیسیر المنطق، مرقات، شرح تہذیب، قطبی۔[9] 1357ھ میں آپ کے والد ماجد بسلسلہ زمینداری خیر پور (سندھ) تشریف لے آئے۔ جس کی وجہ سے صاحبزادگان کی تعلیم کا سلسلہ بھی سندھ کے علاقہ میں شروع ہوا۔ آپ کے بڑے بہنوئی اور استاد مولانا محمود احمد سندھ میں خیر پور کے قریب دارالھدیٰ ٹھیڑی میں مدرس ہوگئے۔ یہاں آپ نے مولانا محمود احمد کے علاوہ مولانا محمد سے بھی چند کتابیں پڑھیں۔ اس سال یعنی 57، 58ھ میں آپ نے مولانا محمود احمدؒ سے ھدایہ اوّلین، مختصر المعانی، اور مطوّل، اور مولانا محمد سے حاشیہ عبدالغفور، میر قطبی، اور اقلیدس پڑھیں۔[10]

فنون کی تکمیل:۔ اگلے تعلیمی سال یعنی شوال 1359ھ میں آپ معقولات کی مشہور درسگاہ انھّی شریف ضلع گجرات پنجاب تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت مولانا ولی اللہؒ فنون کی اونچی کتابیں پڑھاتے تھے۔ اس ایک سال میں آپ نے جتنی کتابیں پڑھیں۔ انھیں آج کا طالب علم کم از کم تین سال میں پڑھ سکے گا۔[11]

دارالعلوم دیوبند میں داخلہ:۔ دیگر علوم وفنون کی تکمیل کے بعد آپ علمِ حدیث کی اعلیٰ تعلیم کے لیے مشہورِ عالم دینی درسگاہ دیوبند تشریف لے گئے۔ آپ کے داخلہ کا امتحان حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ کے سپرد تھا، حضرت مفتی رشید احمدؒ کے عبارت پڑھنے کا انداز بڑا مسحور کن تھا۔ عربی لہجہ بے حد صاف تھا، اور عبارت رواں طریقہ سے پڑھتے تھے۔ آواز بلند، الفاظ صاف، رفتار تیز۔ حضرت بلیاویؒ نے کتاب سے عبارت پڑھوا کر سنی تو بہت خوش ہوئے۔[12]

اساتذہ کُتبِ حدیث: صحیح بخاری، سننِ ترمذی:۔ یہ دونوں کتابیں حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے پڑھیں۔ آخر سال میں جب حکومت برطانیہ نے آپ کو گرفتار کرلیا تو یہ دونوں کتابیں حضرت مولانا اعزاز علیؒ نے ختم کرائیں۔ **صحیح مسلم:۔** حضرت مولانا ابراہیم بلیاویؒ نے پڑھائی۔ **سُنن ابی داؤد، شمائل ترمذی:۔** حضرت مولانا اعزاز علیؒ نے پڑھائی۔ **سُنن نسائی:۔** مولانا عبدالحق نافعؒ نے پرھائی۔ **سُنن ابنِ ماجہ:۔** حضرت مولانا مفتی ریاضؒ نے پڑھائی۔ **طحاوی:** مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے پڑھائی۔ **مؤطا امام مالک:** مولانا مفتی محمد شفیعؒ

نے پڑھائی **مؤطاامام محمد:** حضرت مولانا ظہور احمدؒ نے پڑھائی۔ اسی سال دورہ حدیث کے ساتھ ساتھ کتبِ تجوید میں سے فوائد مکیہ ؔ،اور جزری ؔ قاری عزیز احمدؒ سے اور خلاصۃ البیان ؔ قاری حفظ الرحمٰنؒ صدر القرّاء سے پڑھیں۔ان حضرات سے فنّ تجوید کی مشق بھی کی۔[13]

بغرضِ جہاد فنون حرب میں کمال:۔چونکہ دار العلوم دیوبند میں تعلیم کے علاوہ تربیتِ جہاد بھی بنیادی مقاصد میں سے ہے،اس لیے طلبہ کو جہاد اور فنون حرب کی تربیت دینے کے لیے اس فن کے ماہرین اساتذہ دار العلوم کی طرف سے متعین تھے۔حضرت مفتی صاحب نے سب سے اونچے درجہ کے استاذ عبد الرحمٰنؒ اور استاذ عبد الرشیدؒ سے بجذبہ جہاد فنونِ حرب میں مہارت حاصل کی۔[14]

سلسلۂ تدریس:۔شعبان 1361ھ میں حضرت مفتی رشید احمدؒ تحصیل علوم علم سے فارغ ہوئے تو آپ کے والد ماجد نے جو 1356ھ میں بسلسلہ زمینداری خیر پورؔ سندھ میں آباد ہو چکے تھے،آپ کو بھی زمینوں کی نگرانی کے لیے ایک سال خیر پورؔ ہی میں رہنے کو فرمایا، لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ عمر کا ایک معتد بہ حصّہ تحصیل علم کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔نہ صرف یہ بلکہ تدریس کا سلسلہ شروع کر کے علوم و معارف کے مزید مدارج طے کیے جائیں۔[15]

جامعہ مدینۃ العلوم بھینڈو:۔شوّال 1362ھ میں حضرت مفتی صاحبؒ کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔جامعہ مدینۃ العلوم بھینڈو ضلع حیدر آبادؔ سندھ میں آپ کا تقرر بحیثیت مدرّس درجہ علیا ہوا۔ صرف دو ہی سال بعد آپ جامعہ کے شیخ الحدیث و صدر مدرّس ہو گئے،اور اسی سال یعنی 1364ھ سے صحیح بخاری و دیگر کُتبِ حدیث کی تدریس کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ساتھ ہی دار الافتاء کی ذمہ داری بھی آپ ہی کو سونپ دی گئی۔1369ھ تک آپ اس جامعہ کے بیک وقت شیخ الحدیث،صدر مدرّس اور مفتی رہے۔1370ھ میں آپ والد ماجد کے ایماء سے جامعہ چھوڑ کر خیر پور چلے آئے۔[16]

جامعۃ دار الھدیٰ ٹھیڑھی:۔ 1370ھ کے تعلیمی سال سے حضرت مفتی صاحبؒ جامعہ دار الھدیٰ ٹھیڑھی میں بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لائے،نہ صرف تدریس بلکہ دار الافتاء کی ساری ذمہ داری بھی آپ ہی کے سپرد کر دی گئی۔یہاں صحیح بخاری اور دوسرے علوم و فنون کے تقریباً آٹھ اسباق پڑھانے کا معمول رہا،ساتھ ہی فتوٰی نویسی کا کام بھی جاری فرماتے رہے۔1376ھ تک حضرت مفتی صاحب کا اس جامعہ میں قیام رہا۔[17]

جامعہ دار العلوم کراچی:۔ادھر حضرت مفتی محمد شفیعؒ صدر جامعہ دار العلوم کراچی کو خیال ہو رہا تھا کہ اپنے پرانے ہونہار شاگرد کو اپنے پاس بھلالیں۔چنانچہ جب کورنگی میں جامعہ کی بنیاد رکھی گئی تو حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے حضرت مفتی صاحبؒ کو خاص طور سے ٹھیڑھیؔ سے بلا کر جامعہ دار العلوم میں شیخ الحدیث کا منصب پیش فرمایا۔[18]

1376ھ میں اپنے استاد محترم کے ارشاد کی تعمیل میں جامعہ دار العلوم تشریف لے آئے،اور شیخ الحدیث کی خدمات سنبھال لیں۔اور یہاں بھی صحیح بخاری کے علاوہ اور بھی کہیں کتابیں آپ کے زیر تدریس رہیں،جن میں فلکیات اور اقلیدسؔ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ھدایہ آخرینؔ کی تدریس بھی آپ ہی کی ذمہ رہی۔ تخریج فرائض کا خود ایجاد کردہ طریقہ جدید بھی پڑھاتے رہے۔ شعبان 1383ھ تک

حضرت مفتی صاحب کا دارالعلوم میں قیام رہا۔ 1367ھ سے 1383ھ تک ہر سال آپ نے بخاری پڑھائی ہے۔ بیس سال میں بیس بار اللہ تعالیٰ نے صحیح بخاری کی تدریس کا شرف بخشا ہے۔[19]

تعارفِ مشائخ:۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ کے بعد اب قیامت تک نبوت کا سلسلہ بند ہو گیا، لیکن لوگوں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دنیا کو صالح بندوں سے خالی نہیں رکھے گا، تاکہ وہ صراطِ مستقیم اور کتابِ مبین کی طرف لوگوں کو بلاتے رہیں، اور رشد و ہدایت کے ساتھ ساتھ خود بھی دینِ متین پر عمل پیرا ہو کر ایک عملی نمونہ قائم کر دیں، تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے: "ہمارے زمانہ کے حالات کے لحاظ سے دین پر قائم رہنا مشکل ہے"۔ زمانہ کے تقاضوں اور ضرورات کے مطابق مسائل کی پیچیدگیوں کو سلجھانے کے لیے علماء کرام اور اولیاء عظام کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ:۔ بچپن ہی میں والد ماجد کی زبان سے حضرت تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات کان میں پڑھتے رہے جب خود پڑھنے کے قابل ہوئے تو حضرت حکیم الامّت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے کے مواعظ و ملفوظات کے مطالعہ کا معمول بنالیا، شوّال 1360ھ میں تکمیل حدیث کے لیے دارالعلوم دیوبند تشریف لے جاتے وقت پہلے تھانہ بھون حاضری دی، اس کے بعد دیوبند سے تھانہ بھون متعدد بار حاضری کا شرف ملا، اس زمانے میں حضرت تھانویؒ خود بیعت نہیں فرماتے تھے۔[20]

شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ:۔ دارالعلوم دیوبند میں حضرت شیخ الادب میں شان اصلاح نمایاں دیکھ کر آپ سے روزانہ چند منٹ صرف حاضری کی اجازت چاہی۔ حضرت نے خصوصی مطالعہ و تصنیف کے وقت اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ خصوصی عنایت صرف مفتی صاحب پر ہی تھی، ایک بار بوقت مصافحہ حضرت مفتی صاحب کا ہاتھ تھام کر ایسی توجّہ ڈالی جس کا اثر پورے جسم پر برقی رو کی طرح محسوس ہوا۔[21]

حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ:۔ حضرت شیخ الادب سے استشارہ واستخارہ کے بعد حضرت مدنیؒ سے بیعت ہوئے، حضرت شیخ الادب نے فرمایا، کہ حضرت مدنی کی خدمت میں خود اپنے ساتھ لے کر چلوں گا مگر اتفاق ایسا ہوا کہ آپ حضرت مدنی کی زیارت کے لیے دولت کدہ پر حاضر ہوئے تو حضرت مدنیؒ نے آمد کا مقصد دریافت فرمایا، آپ نے بلا تکلف عرض کر دیا جس پر حضرت مدنی نے ازراہِ شفقت فوراً بیعت فرمالیا۔[22]

حضرت مفتی محمد حسن قدّس سرّہ:۔ حضرت مدنیؒ کے انتقال کے بعد حضرت مفتی محمد حسنؒ سے تعلق رکھا، حضرت مفتی محمد حسنؒ کی آپ پر خاص نظر عنایت تھی، ایک بار دارالعلوم کراچی میں حضرت مفتی محمد حسنؒ کی اچانک تشریف آوری کی وجہ سے آپ کو قدرے تاخیر ہو گئی، اس تھوڑے سے وقفہ سے حضرت مفتی محمد حسنؒ نے حضرت مفتی محمد شفیعؒ سے کئی بار آپ کے بارے میں دریافت فرمایا، بعد میں حضرت مفتی محمد شفیعؒ نے آپ سے یہ ماجرا بیان فرما کر بہت مسرّت سے فرمایا کہ اکابر کی ایسی توجّہ بہت بڑی سعادت ہے۔[23]

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ:۔ حضرت مفتی صاحبؒ کو آخر میں حضرت پھولپوریؒ سے بیعت و خلافت حاصل ہوا، بیعت سے

قبل آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ دارالعلوم دیوبند میں بالائی منزل پر مہمان خانہ مقیم ہیں، حضرت شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ بہت جلدی میں تشریف لائے اور فرمایا! "آپ کا الارم آیا ہے سند عالی کر لیجیے جلدی چلیے"۔ پھر فرمایا کہ ہماری اصطلاح میں اہم ٹیلیفون کو الارم کہتے ہیں، پھر آپ اپنے الماری سے ایک کتاب نکالی اور باغ میں چلے گئے، اس خواب سے کچھ عرصہ بعد حضرت پھولپوریؒ سے بیعت ہوئے تو آپ کی خدمت میں یہ خواب پیش کیا، آپ نے فرمایا، اس کی تعبیر ہو گئی۔ "یعنی باغ میں سند دربار پھولپوری میں باریابی ہے"۔[24]

شادی:۔ حدیث میں آیا ہے کہ وہ شادی بڑی بابرکت ہوتی ہے جس میں مہر کم رکھا گیا ہو اور فضول خرچی نہ کی گئی ہو۔ حضرت مفتی صاحبؒ اپنی شادی کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا، کہ بارات میں صرف والد صاحب، میں اور ایک مجھ سے چھوٹے بھائی تھے جن کی عمر اس وقت تقریباً دس سال تھی، گویا بارات میں بشمول دولہا ڈھائی آدمی تھے۔ جیسی سادگی بارات میں تھی ویسی ہی سسرال والوں کی طرف سے بھی، بالکل سادگی کے ساتھ نکاح ہو گیا"۔[25]

اولاد:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحبؒ کو جہاں علم، تقویٰ، زہد اور ظاہری و باطنی سب خوبیوں سے نوازا، وہاں اولاد کی نعمت سے بھی مالامال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں عطاء فرمائیں، جن میں سے ایک صاحبزادہ اور دو صاحبزادیوں نے بچپن ہی میں داعی اجل کو لبیک کہا، اور ریاضِ جنّت کے پھولوں میں جگہ پائی۔ تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں بفضلہ تعالیٰ بقیدِ حیات ہیں، جن کی تفصیل مع تاریخ ولادت مندرجہ ذیل ہے:

1۔ صفورہ (تاریخی نام حمیدہ) 9 ستمبر 1948ء **2۔ محمد** (تاریخی نام محفوظ القادر) 20 مارچ 1951ء **3۔ احمد** (تاریخی نام ایاز احمد) 2 جولائی 1953ء

4۔ حامد (تاریخی نام حبیب احمد) 22 اگست 1955ء **5۔ اسماء** (تاریخی نام آسیہ) 5 فروری 1958ء۔[26]

مشہور تلامذہ:۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی لائق و فائق شاگردوں کی تعداد بہت کثیر ہیں، جو پاکستان کے علاوہ افغانستان، ہندوستان، بنگال، برما، ایران و سعودی عربیہ و دیگر عرب ممالک، انگلینڈ، افریقہ، امریکہ، کینیڈا وغیرہ دور دراز ممالک میں دین کی خدماتِ جلیلہ کے باعث امتیازی شان رکھتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے شاگرد دوسرے علماء کے شاگردوں کی طرح آپ سے صرف علومِ ظاہرہ ہی حاصل نہیں کرتے، بلکہ فیوضِ باطنہ سے بھی خوب مستفید ہوتے تھے۔ جن میں سے کچھ تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں۔ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، صدر دارالعلوم کراچی مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، مہتمم جامعۃ الرشید مفتی عبد الرحیم صاحب، مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب، مفتی احتشام الحق آسیا آبادیؒ، شیخ الحدیث مفتی محمد صاحب، ناظم تعلیمات مولانا محمد قاسم صاحب، مفتی عبدالباری صاحب۔[27]

خلفاء مجاز:۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے شاگردوں کی طرح آپ کے خلفاء کی تعداد بھی کافی زیادہ ہیں لیکن ان میں سے مشہور خلفاء کے نام درج ذیل ہیں۔ مہتمم جامعۃ الرشید مفتی عبدالرحیم صاحب، مفتی جامعہ مفتی عبدالواحد صاحب، مولانا قاسم صاحب حفظہ اللہ۔[28]

تصانیف:۔ جو گناہ معاشرہ کا جزء بن گئے ہیں اور بلا جھجک اعلانیہ کیے جا رہے ہیں، اور ان کے سیلاب میں دیندار گھرانے اور علماء و صلحاء بھی بہے جا رہے ہیں، ان کی تباہی سے امّت کو بچانے کی فکر اور بذریعہ وعظ و ارشاد بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں حیرت انگیز انقلاب۔ اندرونِ ملک و بیرون ملک دور دراز مقامات میں بھی آپ کے مواعظ کی کیسٹوں اور کتابچوں کی نشر و اشاعت، مواعظ کی مختلف بارہ زبانوں میں اشاعت، مزید زبانوں میں تراجم کا خواص و عوام میں روز افزوں شوق و انتظار، کیسٹوں، مختلف زبانوں میں کتابچوں، شاگردوں، تربیت یافتہ مریدوں اور اجازت یافتہ خُلفاء کے ذریعہ اکناف عالم میں خدمتِ احیاءِ دین۔

حضرت مفتی صاحبؒ کی کل تصانیف تقریباً 150 تک ہیں اور ان میں سب سے مشہور حضرت مفتی صاحبؒ کی "احسن الفتاویٰ" جو کہ دس جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کے علاوہ آپ کے بے شمار مواعظ اور اصلاحی خطبات جو کہ "خطبات رشید" کے نام سے شائع کی گئی ہیں، لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دی ہے اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کے برگزیدہ بندوں میں شامل ہو گئے۔[29]

اسفار:۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے 1994ء میں (مغربی ممالک) انگلینڈ، کینیڈا، امریکہ، باربڈوز، ویسٹ انڈیز کے مختلف مقامات کا تین ماہ تک ہنگامی دورہ کیا اور ہر جگہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی علانیہ بغاوتوں اور دنیا و آخرت کے عذاب سے بچنے بچانے کی اہمیت پر وعظ فرماتے رہے۔ کئی سعادت مندوں نے حاضرِ خدمت ہو کر توبہ کی ااطلاع بھی دی۔[30]

جامعۃ الرشید کا قیام:۔ "جامعۃ الرشید کی تعمیر کے وقت حضرت مفتی صاحبؒ نے اس جامعہ کا پسِ منظر بقلم خود تحریر فرمایا تھا جو درج ذیل ہے: "میں دار الافتاء والارشاد" کو صرف ایسی خدمات علمیہ تک محدود رکھنا چاہتا تھا جن کا انتظام کسی دوسرے ادارہ میں نہ ہو، چنانچہ تمرینِ افتاء کا شعبہ اس وقت کسی ادارہ میں بھی نہیں تھا، اس لیے میں نے یہ کا شروع کیا، چونکہ عوام کی دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود، علماء کی علمی و عملی صحیح تربیت پر موقوف ہے، اس لیے میرے قلب میں اس کی بہت اہمیت رہی ہے کہ علماءِ اسلام کا علماً و عملاً معیار بہت بلند رہے۔ اسی نظریے کے تحت میں نے جامعۃ الرشید احسن آباد کا سنگ بنیاد رکھا۔[31]

جامعۃ الرشید کے تحت کام کرنے والے ادارے:۔ جامعۃ الرشید کے تحت اس وقت چھتیس شُعبے کام کر رہے ہیں جن میں سے چند ایک کا مختصر تعارف پیش کی جاتی ہیں۔ **درسِ نظامی:۔** درس نظامی علوم شریعہ پر مشتمل آٹھ سالہ عالم کورس ہے، مسلم معاشرہ میں علوم شریعہ (قُرآن، حدیث، فقہ) کی حفاظت و ترویج کا سلسلہ جاری رکھنا معاشرے کو ایسے افراد فراہم کرنا جو اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ علوم دین کے حصول میں خرچ کر چکے ہوں اور اپنی پختہ دینی و عصری تعلیم و معلومات کی بنیاد پر معاشرے کی صحیح رہنمائی کے فرائض انجام دے سکتے ہوں۔[32] **شعبہ تحفیظ القرآن:** شعبہ تحفیظ القرآن تمام مدارسِ دینیہ میں ایک بنیادی شعبے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جامعۃ الرشید میں بھی یہ شعبہ قائم ہے، جہاں بچوں کو قاعدہ، ناظرہ اور حفظ و گردان کے ساتھ ساتھ KG3 تا کلاس 8، عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ جامعۃ الرشید نے 1415ھ بمطابق 1994ء میں شعبہ تحفیظ القرآن کو باقاعدہ شعبہ کی شکل دی۔ اب تک اس شعبے سے

سینکڑوں کی تعداد میں حفاظِ کرام حفظ قرآن کی تکمیل کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ بحمد اللہ! جاری و ساری ہے۔[33]

معہد الرشید العربی: طلبہ میں عربی تقریر و تحریر کا ذوق و شوق اور زبان پر عبور پیدا کرنے کے لیے درس نظامی کے ساتھ ساتھ ایک متوازی نظام "معہد الرشید العربی" کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں تمام اسباق عربی میں ہوتے ہیں۔ معہد کے طلبہ آپس میں عربی میں بات کرتے ہیں۔ نصاب درسِ نظامی کے وفاق سے منظور شدہ نصاب کے علاوہ تاریخ، حاضر العالم الاسلامی اور الغزو الفکری پر مشتمل ہے۔[34]

تخصص فی الافتاء: یہ شعبہ جامعۃ الرشید کی ممتاز ترین خصوصیات میں سے ہے اگر یہ کہا جائے کہ جامعۃ الرشید اس علمی سلسلے کا بانی ہے تو بے جانہ ہوگا کیوں کہ پاکستان میں تمرین وافتاء کا یہ شعبہ سب سے پہلے مفتی رشید احمدؒ نے رمضان 1964ء کو شروع کیا تھا۔ اس تخصص میں شرکاء کو نصاب میں شامل کتب فقہ کی تدریس، عملی مشق اور قضاء و تحکیم کے علاوہ جغرافیہ و فلکیات کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔[35]

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی:۔ دار الافتاء جامعۃ الرشید احسن آباد (کی خشتِ اوّل دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی) جس کا قیام حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے ہاتھوں سے رمضان 1383ھ بمطابق 1964ء عمل میں آیا۔ جو حضرت مفتی صاحبؒ کے بعد حضرت کے نائب و جانشین حضرت مفتی عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم کی سربراہی اور دوسرے باصلاحیت تلامذہ کی نگرانی میں جدید خطوط پر ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ آجکل جامعۃ الرشید نے دار الافتاء کو جدید دور کے جائز وسائل و ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اپ گریڈ کیا ہے۔[36]

کلّیۃ الشریعۃ: جامعۃ الرشید نے اس ضمن میں پہلا قدم اٹھایا اور اعلیٰ کارکردگی کے حامل یونیورسٹی گریجویٹس کے لیے علوم شرعیہ پر مبنی چار سالہ عالم دین کورس کلّیۃ الشریعۃ کا اجراء 2003 بمطابق 1424ء میں کیا، جس میں داخلے کے لیے عصری تعلیم یافتہ نوجوانوں کو منتخب کیا جاتا ہے جو انگریزی زبان پر عبور رکھتے ہوں، کلّیۃ الشریعۃ کے طلباء کو جو نصاب پڑھایا جاتا ہے وہ تقریباً تمام شرعی علوم (تجوید، ترجمہ و تفسیر قرآن، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، سیرت النبی ﷺ، صرف، نحو، عربی تکلم، عربی ادب، منطق و فلسفہ، بلاغت، جغرافیہ، تقابُلِ ادیان) پر مشتمل ہے اس نصاب کو پڑھنے کے بعد یہ طلبہ تقریباً ان تمام علوم کو پڑھ لیتے ہیں، جو دینی جامعات میں درس نظامی میں پڑھائے جاتے ہیں۔[37]

جامعہ اُمّ حبیبہ للبنات، جامعہ حفصہ للبنات، البیرونی گرلز سیکنڈری اسکول:۔ بچیوں اور خواتین کی دینی و عصری تعلیم و تربیت اور مکمل باپردہ ماحول کے ساتھ یہ تینوں ادارے جامعۃ کے زیر انتظام خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ شعبہ دینی علوم میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا 6 سالہ مروّجہ نصاب پڑھایا جاتا ہے، نیز وفاق المدارس ہی کے تحت دراسات دینیہ کا سلسلہ بھی جاری ہے، شعبہ عصری علوم میں بچیوں کو آٹھویں جماعت تک عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ ہوم اکنامکس، سلائی کڑھائی اور کھانے پکانے کی عملی مشق بھی کروائی جاتی ہے۔ نیز انہیں گھرداری کی مکمل تربیت بھی دی جاتی ہے۔ نویں، دسویں جماعت سائنس اور آرٹس گروپ میں پڑھائی جاتی ہے اور بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کراچی سے امتحان بھی دلوایا جاتا ہے۔[38]

البیرونی ماڈل سیکنڈری اسکول وانٹر میڈیٹ کالج:۔ سیکنڈری بورڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن پروگراموں کے لیے جامعۃ الرشید کے اساتذہ کی نگرانی میں البیرونی ماڈل اسکول و کالج کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ دونوں ادارے محکمہ تعلیم اور حکومت سندھ سے منظور شدہ ہیں اور طلبہ متعلقہ بورڈ کے امتحانات دے کر سرٹیفکیٹس حاصل کرتے ہیں۔ البیرونی انٹر میڈیٹ اسکول و کالج کا بنیادی خاصہ عملی تربیت کرنا ہے۔ انتظامیہ جہاں ایک طرف تعلیمی میدان میں شان دار کارکردگی کے لیے کوشاں ہے وہاں طلبہ کے اخلاق اور عملی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔[39]

صفہ سیوئر اسکول:۔ طلبہ کو دینی ماحول میں اولیول کیمبرج سسٹم کی تعلیم دینے کے لیے صفہ سیوئر اسکول کا قیام جامعۃ الرشید صفہ نے عمل میں لایا ہے۔ صفہ سیوئر اسکول کے قیام کا مقصد طلبہ و طالبات کو ایک مضبوط تعلیمی نظام دینا اور ان کی شخصیت کو اسلامی اصولوں کے مطابق پروان چڑھانا ہے تاکہ وہ بھرپور اعتماد کے ساتھ معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ صفہ سیوئر اسکول سسٹم میں درج ذیل تعلیمی سلسلے جاری ہیں: اولیول/میٹرک سسٹم، تین سالہ ریپڈ کیچپ پروگرام، حفظ پروگرام، مونٹیسوری سسٹم۔[40]

رسائل واخبارات: اسلام اخبار (کراچی، ملتان، لاہور، اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ اور مظفر آباد):۔ روزنامہ اسلام غیر شرعی تصاویر اور اخلاق باختہ خبروں سے پاک ایک ایسا روزنامہ ہے جس کا مطالعہ گھر کا ہر فرد بلا جھجک کر سکتا ہے۔ دیانت دارانہ رپورٹنگ اور حقائق کی دوٹوک وضاحت اس کا طرہ امتیاز ہے۔ یہ کسی تنظیم یا جماعت کا آلہ کار نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا ترجمان ہے۔[41]

بچوں کا اسلام (ہفت روزہ):۔ یہ بچوں کا مقبول ترین رسالہ ہے لاکھوں بچے اس کو پابندی سے پڑھتے ہیں۔ ان کی دلچسپی کا اندازہ اس کی بے پناہ ڈاک سے لگایا جا سکتا ہے، جو ہر ہفتے "بچوں کا اسلام" کے دفتر کو موصول ہوتی ہے۔ بچوں کا اسلام اسلامی ذہن سازی کرتا ہے مگر اتنے دلچسپ انداز میں کہ بچے تفریح ہی تفریح میں اسلامی اثرات کو قبول کرتے چلے جاتے ہیں۔ "بچوں کا اسلام" کا مقصد آیندہ برسوں میں قوم کو ایسے صالح، باہمت، مخلص اور پر عزم نوجوانوں کی کھیپ مہیا کرنا ہے جو اپنی صلاحیتیں اسلام کے لیے وقف کر چکے ہوں۔[42]

خواتین کا اسلام (ہفت روزہ):۔ موجودہ دور میں مغربی میڈیا اور شیطانی ذرائع ابلاغ نے عورت کی شرم و حیا کا جنازہ نکال دیا ہے اور گھر کی رونق، محفلوں میں کھلونا بن کر رسوا ہو رہی ہے، خواتین کا اسلام نہ صرف خواتین کی اسلامی و شرعی رہنمائی کرتا ہے بلکہ اس میں صحت، خانہ داری، پکوان اور خواتین کی دل چسپی سے متعلق ایسی بہت سی چیزیں شائع ہوتی ہیں جنھیں پڑھ کر ہر عورت مکمل سلیقہ مند اور سگھڑ خاتون بن سکتی ہے۔ ہزاروں خواتین ان ہدایات پر عمل کر کے اپنے گھروں کو خوشیوں کا گہوارہ بنا چکی ہیں۔[43]

شریعہ اینڈ بزنس (ہفت روزہ):۔ ایک ایسا میگزین ہے جو "شریعت و تجارت ساتھ ساتھ" کا مشن لے کر شریعت اور تجارت سے متعلق یکساں رہنمائی دے رہا ہے۔ جس میں تاجروں کو شرعی رہنمائی، جدید بزنس ٹولز اینڈ ٹیکنیکس، کاروبار کی ترقی کے راز، کامیاب تاجروں کی کہانیوں سمیت مختلف تجارتی و کاروباری پہلوؤں سے آگہی فراہم کی جاتی ہے۔ یہ میگزین بلاشبہ اردو زبان میں بزنس کا سب سے بڑا میگزین ہے۔[44]

دی ٹرتھ انٹرنیشنل :۔ انگریزی میں بچوں اور نوجوانوں کا ایک ایسا دلچسپ، مفید، بامقصد اور خوبصورت رسالہ شائع ہونا جسے اپنے ہی نہیں غیر بھی پسند کریں کسی شاعر کا خواب تھا، جسے The Truth میگزین کی اشاعت نے صحیح کر دکھایا۔ اس پرچے میں بچوں اور نوجوانوں کی اسلامی ذہن سازی کو اصل ہدف بنا کر انہیں ایسا صاف ستھرا انگریزی لٹریچر مہیا کیا جارہا ہے جو انہیں ایک سچا مسلمان، ایک باشعور شہری اور کارآمد انسان بنائے۔ دینی واخلاقی اقدار کا حامل یہ میگزین Stand-Alone ہے کسی روزنامہ کا ایڈیشن نہیں۔ آن لائن بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔[45]

JTR میڈیا ہاؤس (جامعۃ الرشید کے تعلیمی، نشریاتی اور خدماتی اداروں کا ترجمان): جامعۃ الرشید تحریکی منصوبہ تین جہتوں: تعلیم، نشریات اور خدمات کے میدانوں میں سرگرم عمل ہے۔ جامعۃ الرشید، اس کی 7 ذیلی شاخیں اور 20 ذیلی ادارے، ہزاروں طلبہ وطالبات اور لاکھوں مستفیدین تک اپنی خدمات پہنچا رہے ہیں۔ دور جدید کے عصری تقاضوں کے پیش نظر اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ جامعہ کی ان خدمات کو ایک ایسا فورم میسر ہو جائے جو ان کی ترجمانی مؤثر طور پر کر سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ایک مرکزی شعبے JTR میڈیا ہاؤس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس شعبے کے ذریعے جامعہ کی خدمات کو، عوام الناس اور خواص تک، مروجہ اعلی ی پروفیشنل معیارات کے مطابق مثبت اور مؤثر طریقے سے فی الفور پہنچانا، اشاعت دین کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کو مؤثر بنانا، قومی اور ملی سوچ وفکر کی آبیاری کرنا اور امت کی نشاۃ ثانیہ کے بھرپور کردار ادا کرنا، شعبے کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان تمام کاوشوں کی منزل بتدریج، تعلیمی ویب چینل اور پھر سٹیلائٹ ٹی وی چینل کا قیام ہو گا۔[46]

الرشید ٹرسٹ انٹرنیشنل :۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے "الرشید ٹرسٹ انٹرنیشنل" کے ذریعے اندرون ملک وبیرون ملک لاکھوں غریب، معذور اور لاچار لوگوں کی بلا رنگ ونسل ومذہب خوراک، رہائش اور علاج معالجہ کی خدمات فت فراہم کی۔ اور افغانستان میں تین لاکھ روٹیاں روزانہ غرباء میں اس ٹرسٹ کے ذریعے سے تقسیم کی جاتی تھی۔ آپ کے اس قائم کردہ ادارہ نے رفاہی میدان میں بہت نمایاں کارنامے سرانجام دیے۔ آپؒ نے اس ٹرسٹ کے ذریعے سماجی خدمات کے ان تمام شعبوں کی طرف اصحابِ خیر کی توجہ دلائی۔ جن کا تذکرہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا نے رسول اکرم ﷺ کی سماجی خدمات کے حوالے سے بخاری شریف میں کیا ہے۔[47]

پاکستان بلڈ بینک :۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے الرشید ٹرسٹ کے ساتھ متصل ہی "پاکستان بلڈ بینک" کے نام سے ادارہ قائم کیا تھا تاکہ خون کے حصول، ٹیسٹ، حفاظت اور نادار افراد کو اس کی صحیح حالت میں مفت فراہمی کا نظم ونسق اپنی مثال آپ تھا, روزانہ سینکڑوں لوگ اس بلڈ بینک سے استفادہ کرتے تھے۔ جدید ترین مشینری، مہارت، کارکردگی کے لحاظ سے اس بلڈ بینک میں کوئی کمی نہیں تھی۔ جس کو دیکھ کر لوگ حضرت مفتی صاحبؒ کے لیے دل کی گہرائیوں سے دعائیں کرتے تھے۔[48]

جانشین کا انتخاب :۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنے بعد اپنے کسی بیٹے کو جانشین منتخب کرنے کی بجائے اپنے شاگرد اور خادم خاص (مفتی عبدالرحیم صاحب) جس کے لیے برسوں کی دعائیں بھی شامل حال تھی کو اپنا جانشین منتخب فرمایا۔ بحمد اللہ حضرت مفتی عبدالرحیم

صاحب جامعہ کو احسن انداز میں چلارہے ہیں۔[49]

سفر آخرت:۔ حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ نے 6 ذی الحجہ 1422ھ بمطابق 19 فروری 2002ء بدھ کے دن 11 بجکر 40 منٹ پر میں اس دنیاءِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ مختلف اکابر نے جن میں مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب، شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خانؒ، مولانا تنویر الحق تھانوی صاحب، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مفتی زرولی خان صاحب، مولانا رشید اشرف صاحب اور بڑے بڑے حضرات نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اور رشد و ہدایت کا ایک اور عظیم مرکز سونا ہو گیا۔[50]

خلاصہ بحث:۔ حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ اُن شخصیات میں سے تھے جن کی نظیر ہر دور میں گنی چنی ہوا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں علم و فضل کی گہرائی کے ساتھ انابت و تقویٰ اور اتّباع شریعت و سنّت کا وہ اہتمام فرمایا تھا جو اِس پر فتن دور میں کہیں خال خال ہی نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے خدمتِ دین کے ہر شعبے میں قابلِ رشک کام لیا۔ اور ان کے فیوض و برکات کے دریا مُختلف جہتوں میں عرصہ دراز تک مخلوقِ خُدا کو سیراب کرتے رہیں گے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے دکھی انسانیت کی خدمت کی خاطر الرشید ٹرسٹ انٹرنیشنل اور پاکستان بلڈ بینک کا قیام عمل میں لایا تھا تا کہ سماجی ورفاعی طریقے سے غُرباء و مساکین کی خدمت کی جاسکے، اور علمی میدان میں آپ نے جامعۃ الرشید جیسی بے نظیر مدرسہ کی سنگِ بنیاد رکھ کر امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان کیا اور الحمد للہ آج اس جامعہ کے برکات اندرون و بیرون ملک نظر آرہے ہیں، اس کے علاوہ آپ نے 150 کے قریب مختلف رسائل و کتابیں تصنیف کیں، اور کیسٹوں، اور وعظوں کے ذریعے سے مخلوقِ خدا کو اعلانیہ گناہوں سے اور دنیا و آخرت کی عذاب سے بچنے بچانے سے متعلق بیانات کرتے رہے۔ آپؒ ایک عظیم مجاہد، عظیم مصلح، استاد کبیر، مؤلف و مصنف، مفتی اعظم اور شیخ الحدیث ایک سماجی خادم خلق، اور شیخ کامل تھے۔ آپؒ نے اپنے اکابر علماء دیوبند کے تعلیمات وارشادات اور نقشِ قدم پر رہتے ہوئے زندگی گزاری، اور ان کے مسلک و مشرب پر کاربند رہے۔

حوالہ جات

[1] عبدالرحیم، مفتی، انوارالرشید، کتاب گھر، کراچی، 1426ھ، ج1، ص 48

[2] ایضاً، ص50

[3] ایضاً، ص51

[4] الشافعی، محمد بن ادریس، دیوان الشّافعی، مکتبۃ ابنِ سینا، القاهرة، مصر، ص95

[5] عبدالرحیم، مفتی، انوارالرشید، ج 1، ص53-54

[6] رشید احمد، مفتی، احسن الفتاویٰ، ایچ ایم سعیدکمپنی، کراچی، 1398ھ، ج1، ص 8

[7] عبدالرحیم، مفتی، انوارالرشید، ج1، ص55

[8] ایضاً، ص56

[9] ایضاً، 65، 66

[10] رشید احمد، مفتی، احسن الفتاویٰ، ج1، ص10

[11] ایضاً، ص11

[12] عبدالرحیم، مفتی، انوارالرشید، ج1، ص69

[13] رشید احمد، مفتی، احسن الفتاویٰ، ج1، ص11

•

[14]ایضاً،12

[15] عبدالرحیم،مفتی،انوارالرشید،ج1،ص201

[16]ایضاً،ص204

[17]ایضاً،ص205

[18] رشید احمد ، مفتی، احسن الفتاویٰ،ج1،ص15

[19]ایضاً،ص12

[20]ایضاً،ص13

[21] عبدالرحیم،مفتی،انوارالرشید،ج1،ص362

[22]ایضاً، ص364

[23]ایضاً، ص367

[24]ایضاً،ص 370

[25]ایضاً،ص220

[26]ایضاً، 226

[27] عبدالرحیم،مفتی،انوارالرشید،ج3،ص117

[28]ایضاً،ج3،ص118

[29] ایضاً،ج3،ص 120

[30] ایضاً، ج 3 ،ص 315

[31] عبدالرحیم،مفتی،انوارالرشید،ج2، ص159

[32]مجلس علمی سوسائٹی ، درس نظامی ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری،2018

[33] مجلس علمی سوسائٹی ، شعبہ تحفیظ القرآن ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[34] مجلس علمی سوسائٹی ، شعبہ معہد الرشید العربی ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[35] مجلس علمی سوسائٹی ، شعبہ تخصص فی الافتاء ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[36] مجلس علمی سوسائٹی ، دارالافتاء جامعۃ الرشید ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[37]پراسپیکٹس کلیۃ الشریعۃ ،مجلس علمی سوسائٹی (سن 2006)،احسن آباد ،ص 6

[38] مجلس علمی سوسائٹی، جامعہ امِّ حبیبہ و البیرونی گرلز سیکنڈری اسکول ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[39] مجلس علمی سوسائٹی ، البیرونی ماڈل سیکنڈری سکول و انٹرمیڈیٹ کالج ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[40] مجلس علمی سوسائٹی ، صفہ سیوئراسکول ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری

[41]2018 مجلس علمی سوسائٹی ، روزنامہ اسلام ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[42] مجلس علمی سوسائٹی ، بچوں کااسلام ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[43] مجلس علمی سوسائٹی ، خواتین کا اسلام ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[44] مجلس علمی سوسائٹی ، شریعہ اینڈ بزنس ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[45] مجلس علمی سوسائٹی ، دی ٹرتھ انٹر نیشنل ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[46] مجلس علمی سوسائٹی ، JTR میڈیا ہاؤس ،شعبہ نشرو اشاعت ، کراچی ،فروری 2018

[47]الراشدی ، زاہد ،روزنامہ اسلام، لاہور ، 13 اکتوبر، 2004

[48]ایضاً،

[49]عبدالرحیم،مفتی،ج 1،ص624

[50]Mufti-rasheed-ahmad.blogspot.com